سوال

(10) دیوبندی عقائد کا مختصر تحقیقی جائزہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ایک (دیوبندی) دوست نے مجھے ایک پرچہ (عقائد علمائے اہلسنت دیوبند) کے نام سے فوٹوسٹیٹ کروا کر دیا) جس میں عقیدہ نمبر 3 تا 7، عقیدہ نمبر 9 اور عقیدہ نمبر 24 لکھے ہوئے ہیں) اور (اس دیوبندی نے) کہا: یہ عقائد صحیح ہیں اور اہل حدیث حضرات ان کو نہیں مانتے۔"

میں نے سوچا کہ آپ کو خط لکھ کر آپ سے پوچھ لوں۔ میں وہ پرچہ بھی آپ کو روانہ کر رہا ہوں۔ اور آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان عقائد کو قرآن و صحیح احادیث کی کسوٹی پر پرکھ کر ان کا جواب تحقیق کے ساتھ دیں۔ (محمد عرفان، نئی آبادی مورگاہ۔ راولپنڈی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسائل الایمان وعقائد کا دارومدار چار دلائل پر ہے:

1۔ قرآن مجید۔

2۔ احادیث صحیحہ مرفوعہ۔

3۔ ثابت شدہ اجماع اُمت۔

4۔ آثار سلف صالحین۔

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ مرفوعہ سے مراد وہ نصوص صریحہ واضحہ ہیں جن میں اہل حق یعنی اہل سنت کے نزدیک کوئی تاویل نہیں بلکہ ظاہری معنی ہی مراد ہے، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا، اس پر ایمان کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں اور قیامت سے پہلے سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا (آسمان سے) نزول۔ وغیرہ۔

آثار سلف صالحین سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین تابعین رحمۃ اللہ علیہ، تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ، اور اتباع تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ، یعنی خیر القرون کے وہ آثار ہیں جو صحیح یا حسن لذاتہ سندوں کے ساتھ ثابت ہیں اور ان کے مدلول پر اہل حق کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

خیر القرون کا زمانہ 300 ہجری تک ختم ہے۔

خیر القرون کے بعد تدوین حدیث کا زمانہ تقریباً 600 ہجری تک ہے۔

تدوین حدیث کے بعد شارحین حدیث کا زمانہ 900 ہجری تک ہے۔

سلف صالحین سے مراد صحیح العقیدہ، ثقہ وصدوق عند الجمہور علمائے اہل سنت ہیں اور تمام اہل بدعت اس جماعت حقہ سے خارج ہیں۔

جو عقیدہ یا ایمانیات کا مسئلہ ان ادلہ اربعہ سے ثابت نہیں، اہل حدیث یعنی اہلسنت کے نزدیک وہ عقیدہ باطل اور مردود ہے۔

اس تفصیل کے بعد اب دیوبندی عقائد کی تحقیق پیش خدمت ہے:

دیوبندی عقیدہ نمبر 3:۔

"وہ حصہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے (یعنی چھوئے ہوئے ہے) علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔ (المہند ص 11، ذبدۃ المناسک از رشید احمد گنگوہی)"

تحقیق:۔

رشید احمد گنگوہی اور المہند والے خلیل احمد سہار نپوری انبیٹھوی کے اس عقیدے کی کوئی دلیل قرآن، حدیث اجماع اور خیر القرون کے آثار سلف صالحین میں موجود نہیں اور نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، ابن فرقد شیبانی یا طحاوی سے ثابت ہے۔

دیوبندی رسالے بینات کراچی اور الیاس گھمن کے قافلے (ج 1 شمارہ: 1) میں یہ عقیدہ درج ذیل علماء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

1۔ قاضی عیاض المالکی (متوفی 544ھ)

2۔ ابو الولید الباجی (متوفی 474ھ)

3۔ علی بن احمد السمہودی، صاحب وفاء الوفاء (متوفی 911ھ)

4۔ ابو الیمن ابن عساکر (متوفی 686ھ) ھو عبدالصمد بن عبدالوہاب واللہ اعلم/ دیکھئے اتحاف الزائر ص 36 ج 1، ابوالیمن ابن عساکر کی عبارت میں عرش اور کرسی کا ذکر نہیں ہے۔

5۔ التاج السبکی (متوفی 771ھ)

6۔ ابن عقیل الحنبلی

7۔ التاج الفاکہی

8۔ ملا علی قاری (متوفی 1014ھ)

9۔ ابن عابدین شامی (متوفی 1252ھ)

یہ سب لوگ خیر القرون کے بہت بعد میں گزرے ہیں۔

قاضی عیاض مالکی کا قول اس کی کتاب "الشفاء" میں نہیں ملا، بلکہ قاضی صاحب نے تو یہ لکھا ہے:

"ولا خلاف أن موضع قبره صلى الله عليه وسلم أفضل بقاع الأرض"

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی جگہ روئے زمین (کے ٹکڑے) سے افضل ہے۔ (الشفاء ج 2/91)

اس میں کرسی اور عرش کا نام و نشان تک نہیں اور محمد یوسف بنوری تقلیدی نے بغیر کسی سند کے بذریعہ الشفاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

"ان البقعة التي فيها جسد النبي صلى الله عليه واله وسلم أفضل من كل شيء حتى الكرسي والعرش "

(معارف السنن 3/323 دیوبندی قافلہ 1/48/49)

تمام آل دیوبند و آل بنوری سے مطالبہ ہے کہ یہ قول صحیح سند کے ساتھ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت کر دیں اور اگر نہ کر سکیں تو علانیہ توبہ کریں۔

ابو الولید الباجی کا قول بھی ثابت نہیں اور سمہودی کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قاضی عیاض کے قول جیسا ہے، یعنی "أفضل بقاع الأرض" والا قول ہے اور ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں۔ واللہ اعلم۔

سمہودی تو دسویں صدی ہجری کا ایک عالم تھا۔

ابو الیمن ابن عساکر کا حوالہ نہیں ملا اور عین ممکن ہے کہ یہ قاضی عیاض کے مذکور قول "أفضل بقاع الأرض" جیسا ہی ہو جیسا کہ سمہودی کی عبارت سے ظاہر ہے۔ (دیکھئے وفاء الوفاء ج 1 ص 31)

سبکی کا اصل حوالہ بھی مطلوب ہے اور سمہودی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ تاج سبکی نے ابن عقیل حنبلی سے یہ قول: "أن تلك البقعة أفضل من العرش" نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ابن عقیل الحنبلی سے مراد اگر لسان المیزان والا ابو الوفاء علی بن عقیل (سابق معتزلی) نہیں تو اس کے تعین میں نظر ہے اور اس کا اصل حوالہ بھی باسند صحیح مطلوب ہے۔ المطالب اولی النھی فی شرح غایۃ المنتھیٰ 2/384 میں ایسا ایک حوالہ ابو الوفاء علی بن عقیل کی کتاب الفنون سے نقل کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

تاج فاکہی کے تعین میں بھی نظر ہے۔

یہ نو عدد نام (اور ان کے ساتھ خطیب بن جملہ اور کئی متاخرین کو بھی ملایا جائے تو) ان لوگوں میں سے کوئی بھی خیر القرون میں رُوئے زمین پر موجود نہیں تھا، بلکہ ان کا ظہور شر القرون میں ہوا ہے۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس مسئلے پر دو قسم کے اجماعوں کا دعویٰ کیا گیا ہے:

اول : افضل بقاع الارض

دوم : افضل من العرش

اجماع کے ان دعووں کے مقابلے میں حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 729ھ) نے فرمایا :

"الحمد للہ، أما نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم فما خلق اللہ خلقا أکرم علیہ منہ، وأما نفس التراب فلیس ہو أفضل من الکعبۃ البیت الحرام، بل الکعبۃ أفضل منہ، ولا یعرف أحد من العلماء فضل تراب القبر علی الکعبۃ إلا القاضی عیاض، ولم یسبقہ أحد إلیہ، ولا وافقہ أحد علیہ، واللہ أعلم " انتہی"

الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نے (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے افضل کوئی مخلوق پیدا نہیں کی اور رہی مٹی تو یہ کعبہ سے افضل نہیں بلکہ کعبہ اس سے افضل ہے۔ قاضی عیاض کے علاوہ علماء میں سے کوئی بھی ایسا معلوم نہیں جو قبر کی مٹی کو کعبہ پر فضیلت دیتا ہو اور اس (قاضی) سے پہلے کسی نے ایسی بات نہیں کہی اور نہ کسی نے اس کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم۔ (مجموع فتاویٰ ج27 ص38۔ الفتاویٰ الکبریٰ ج4 ص411 مسئلہ 1013)

حافظ ابن عبدالبر نے بھی مدینے اور مکے کی افضلیت کے بارے میں اختلاف کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے الاستذکار ج8 ص221 کتاب الجامع، باب ماجاء فی سکنی المدینہ والخروج منھا)

سیدنا عبداللہ بن عدی بن الحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے (بیت اللہ) کے بارے میں فرمایا :

"واللہ إنک لخیر أرض اللہ، وأحب أرض اللہ إلی اللہ عزوجل، ولولا أني أخرجت منک ما خرجت".

"اللہ کی قسم! تو اللہ کی زمین میں سب سے بہتر ہے اور میرے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے، اللہ کی قسم! اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں نہ نکلتا۔"

(سنن ابن ماجہ 3108 وسندہ صحیح سنن ترمذی: 3925 وقال: "حسن غریب صحیح" وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین 3/7 ووافقہ الذھبی)

اس ساری بحث و تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ آل دیوبند کا مذکور عقیدہ نہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے اور نہ صحیح حدیث سے نہ تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے ثابت ہے اور نہ تابعین رحمۃ اللہ علیہ و تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ سے، نیز حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف کے بعد اس پر اجماع کا دعویٰ بھی غلط ہے، لہذا اس مسئلے میں سکوت کرنا چاہیے۔

میری طرف سے تمام آل دیوبند سے مطالبہ ہے کہ وہ اپنا یہ عقیدہ اپنے مزعوم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت کریں یا خیر القرون کے کسی صحیح العقیدہ موثق عند الجمہور سے ہی ثابت کردیں اور اگر نہ کرسکیں تو ایسے مسائل میں خاموشی اختیار کرنا ہی بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

تنبیہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر (حجرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا) "روضۃ من ریاض الجنۃ" (جنت کے باغوں میں سے ایک باغ) ہے۔ (دیکھئے صحیح بخاری: 1196 صحیح مسلم: 1390-1391)

دیوبندی عقیدہ نمبر4 :-

"ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء علیہ السلام اور صلحاء واولیاء شہداء صدیقین کا توسل جائز ہے اُن کی حیات میں بھی اور اُن کی وفات کے بعد

بھی۔ اس طریقہ پر، کہ کہے: یا اللہ! میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں، یا اس جیسے اور کلمات کہے۔ (المہند ص13 فتاویٰ رشیدیہ ص112)

تحقیق:۔

مذکورہ عقیدے میں اموات اور متقولین کی ذاتوں کا وسیلہ پکڑنا جائز قرار دیا گیا ہے، حالانکہ اموات و مقتولین کا وسیلہ نہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے اور نہ حدیث سے ثابت ہے، نہ تو اجماع سے ثابت ہے اور نہ آثار صالحین سے، بلکہ بعض علماء نے اس کے رد پر کتابیں بھی لکھی ہیں، مثلاً حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے:

"قاعدۃ جلیلۃ فی التوسل والوسیلۃ" لکھا ہے اور انھوں نے اس وسیلے کی ممانعت جمہور علماء سے نقل کی ہے۔ (دیکھئے ص63)

مُردوں کا وسیلہ پکڑنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ثابت نہیں، بلکہ بطور الزامی دلیل عرض ہے کہ کتب فقہ حنفیہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

"لا ینبغی لأحد أن یدعو اللہ إلا بہ"

"کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ سے غیر اللہ کے ذریعے سے دعا مانگے" (ملخصاً مفہوما از درمختار 2/630 التوسل واحکامہ للالبانی ص50)

ہدایہ میں لکھا ہوا ہے کہ دعا میں بحق فلان اور بحق انبیائک ورسلک کہنا مکروہ ہے، کیونکہ خالق پر مخلوق کا کوئی حق نہیں۔ (دیکھئے ہدایہ اخیرین 4/475 کتاب الکراھیۃ)

بلکہ مرتضیٰ زبیدی نے بحق فلان وغیرہ کا مکروہ (حرام) ہونا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ، اور ابن فرقد تینوں سے نقل کیا ہے۔ (دیکھئے اتحاف السادۃ المتقین ج2 ص285 سطر13) [1]

ثابت ہوا کہ آل دیوبند کا مذکورہ عقیدہ نہ تو ادلہ شریعہ سے ثابت ہے اور نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے، لہٰذا ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے عقائد کی اصلاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بغیر وسیلے کے دعا مانگیں جس طرح کہ انبیاء ورسل اور صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ دعائیں مانگتے تھے۔

دیوبندی عقیدہ نمبر5:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔!

(فتاویٰ رشیدیہ ص112، فتح القدیر ج1 ص338 اور طحاوی علی المراقی ص400)۔۔۔"

تحقیق:۔

گنگوہی، ابن ہمام اور طحاوی ادلہ شرعیہ کے نام نہیں، بلکہ آل تقلید کے چند غالی علماء کے نام ہیں۔

مذکورہ عقیدہ قرآن، حدیث، اجماع اور آثار سے ثابت نہیں اور نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔

آل دیوبند کے اس عقیدے نے واضح کر دیا کہ بریلویوں اور دیوبندیوں میں کوئی فرق نہیں بلکہ دونوں ایک ہی راستے کے راہی ہیں۔

دیوبندی عقیدہ نمبر 6 :-

"اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوۃ وسلام پڑھے تو اس کو آپ خود بنفس نفس سنتے ہیں اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوۃ وسلام کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں ۔"

تحقیق :-

فرشتوں کا (مجمل طور پر بغیر کسی کا نام لیے) سلام پہنچانا تو صحیح ہے، جیسا کہ قاضی اسماعیل بن اسحاق کی کتاب فضائل درود سے ثابت ہے ۔ (دیکھئے میری کتاب فضائل درود وسلام ص 64 فضل الصلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح 21 وسندہ صحیح)

قبر کے پاس درود سننے والی روایت سخت ضعیف ومردود ہے ۔ (دیکھئے فضائل درود وسلام ص 16)

آل دیوبند کا یہ عقیدہ بھی ادلہ شرعیہ، بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ثابت نہیں ۔

دیوبندی عقیدہ نمبر 7 :-

"ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلامکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہ السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے ۔ تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو"

تحقیق :-

یہ عقیدہ بھی (حیاۃ دنیویہ غیر برزخیہ کی صراحت کے ساتھ) نہ تو ادلہ شرعیہ سے ثابت ہے اور نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے بلکہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما کی عبارات سے ثابت ہے کہ یہ زندگی برزخی ہے ۔ (دیکھئے تحقیقی مقالات ج 1 ص 23)

صحیح بخاری کی ایک حدیث سے ثابت ہے کہ :

"خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا" (صحیح بخاری : 5414)

لیکن آل دیوبند کہتے ہیں کہ آپ کی زندگی برزخی نہیں بلکہ دنیاوی ہے ۔ سبحان اللہ یہاں بطور تنبیہ عرض ہے کہ اشاعتی، مماتی اور پنج پیری دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں اور آپ کی زندگی اب دنیاوی نہیں بلکہ برزخی ہے ۔ اس کے بعد عقیدہ نمبر 8 کا کوئی ذکر موجود نہیں، بلکہ عقیدہ نمبر 9 لکھا ہوا ہے ۔

عقیدہ نمبر 9 :-

"ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح جملہ انبیاء علیہ السلام) اپنی قبروں میں زندہ ہیں ۔ نماز پڑھتے ہیں ۔ حسن وعلم سے موصوف ہیں اور آپ پر اُمت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور آپ کو صلوۃ وسلام پہنچائے جاتے ہیں ۔"

تحقیق :-

قبروں میں زندہ ہونے سے اگر برزخی زندگی مراد ہے تو ہم بھی اسی کے قائل ہیں اوراگر دنیاوی زندگی مراد ہے تو اس کا کوئی ثبوت کسی دلیل سے نہیں ملا۔ اگر آل دیوبند کے پاس دنیاوی زندگی کے بارے میں کوئی جدید ثبوت آگیا ہے تو پیش کریں۔

نماز پڑھتے ہیں، کے بارے میں دو روایتیں ہیں :

یہ حدیث صحیح ہے اوراس سے دنیاوی زندگی ثابت کرنے والوں کا استدلال غلط ہے۔

2۔ مسند ابی یعلیٰ والی روایت۔ یہ روایت حجاج مجہول الحال کی وجہ سے ضعیف ہے اوراگر یہ حدیث صحیح بھی ہوتی تو دنیاوی زندگی والوں کا اس سے استدلال غلط ہے۔

یہاں ایک اہم سوال یہ ہے کہ آل دیوبند کے نزدیک نمازی کو سلام نہیں کہنا چاہیے تو کیا ان کے نزدیک نماز پڑھنے والے انبیاء ورسل کو حالت نماز میں سلام کہنا جائز ہے ؟!

یہ کہنا کہ اعمال پیش کیے جاتے ہیں، کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

اس کے بعد عقیدہ نمبر 10 میں سے کچھ بھی درج نہیں کیا گیا۔

عقیدہ نمبر۔24 :-

"مشائخ (اور بزرگوں) کی روحانیت سے استفادہ اوراُن کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سو بے شک صحیح ہے۔ مگر اس طریقہ سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے۔ نہ اُس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔ (المہند ص 18)"

تحقیق :-

المہند نہ تو قرآن ہے اور نہ صحیح حدیث کی کوئی کتاب ہے لہذا اس کتاب کو بطور دلیل ذکر کرنا غلط ہے۔

قبروں سے باطنی فیوض پہنچنے کا عقیدہ نہ تو قرآن سے ثابت ہے، نہ حدیث سے ثابت ہے، نہ اجماع سے ثابت ہے اور نہ آثار سلف صالحین سے ثابت ہے بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ثابت نہیں۔ اس عقیدے میں حیاتی آل دیوبند اور آل بریلی متفق ہیں اور غالباً انھی جیسے عقائد مشترکہ کی وجہ سے محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے :

"میری لیے دیوبندی بریلوی اختلاف کا لفظ ہی موجب حیرت ہے۔ آپ سُن چکے ہیں کہ شیعہ سنی اختلاف تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو ماننے نہ ماننے کے مسئلہ پر پیدا ہوا، اور حنفی وہابی اختلاف ائمہ ہدیٰ کی پیروی کرنے نہ کرنے پر پیدا ہوا۔ لیکن دیوبندی بریلوی اختلاف کی کوئی بنیاد میرے علم میں نہیں ہے۔" (اختلاف اُمت اور صراط مستقیم طبع قدیم ج 1 ص 25 طبع جدید ص 28)

اہل حدیث کے نزدیک تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین، ثقہ وصدوق عند الجمہور صحیح العقیدہ تابعین رحمۃ اللہ علیہ، تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ اور اتباع تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ ائمہ ہدیٰ ہیں اور ہم ادلہ شریعہ کی پیروی انھی کے فہم کی روشنی میں کرتے ہیں۔ والحمد للہ۔

عرفان صاحب! آپ نے دیکھ لیا کہ آل دیوبند کے مذکورہ تمام عقائد بشمول "قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا" نہ تو ادلہ شرعیہ سے ثابت ہیں اور نہ خیر القرون کے ائمہ ہدیٰ سے

ثابت ہیں، بلکہ ان بنیادی عقائد میں دیوبندیوں نے سمہودی، ملا علی قاری، ابن ہمام، طحاوی اور ابن عابدین جیسے لوگوں کا دامن مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے، جو کہ شر القرون کی پیداوار تھے اور ان میں سے کوئی ایک بھی ائمہ ہدیٰ کے پاؤں کی مٹی کے برابر بھی نہیں تھا۔

اصل بات یہ کہ آل دیوبند کو سلف صالحین پر اعتماد نہیں بلکہ خلف خالفین اور معتزلہ وجہمیہ پر اندھا دھند اعتماد ہے۔ وہ اپنے عقائد و مسائل ادلہ شرعیہ سے نہیں لیتے بلکہ خیز القرون کے صدیوں بعد والے خلف خالفین سے لیتے ہیں اور پروپیگنڈا یہ کرتے ہیں کہ اہل حدیث ائمہ ہدیٰ کو نہیں مانتے۔

میری طرف سے تمام آل دیوبند کو عموماً اور محمد تقی عثمانی و محمد الیاس گھمن کو خصوصاً چیلنج ہے کہ وہ اپنے دو ورتی عقائد مذکورہ صراحت کے ساتھ درج ذیل علماء میں سے کسی ایک سے ثابت کردیں:

1۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین

2۔ تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہ

3۔ تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ

4۔ اتباع تابع تابعین رحمۃ اللہ علیہ

5۔ خیر القرون کے سلف صالحین رحمھم اللہ

اگر ان سے ثابت نہ کرسکیں تو اپنے تسلیم کردہ درج ذیل علماء میں سے کسی ایک سے ثابت کردیں:

1۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

2۔ قاضی ابویوسف

3۔ ابن فرقد الشیبانی اور طحاوی

اور اگر نہ ثابت کرسکیں تو علانیہ توبہ کریں۔

آخر میں بطور تنبیہ عرض ہے کہ آلِ دیوبند کا اپنے آپ کو اہل سنت قرار دینا، ان کا نرا دعویٰ ہے اور اس کے رد کے لیے دیکھئے میری کتاب: تحقیقی مقالات (ج 4 ص 426۔438) وما علینا الا البلاغ (18/رجب 1432ھ بمطابق 9/جون 2012ء)

---

[1]۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی نے کہا: "دعا میں بحق نبی یا بحق فلاں کہنا مکروہ ہے، یہاں ایک مسئلہ ہے کہ دعا میں بحق نبی یا بحق فلاں کہے تو مکروہ ہے صاحب ہدایہ نے دلیل دی ہے کہ اللہ پر کسی کا حق نہیں ہے۔" (فوائد صفدریہ محل 217) ندیم ظہیر۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمیہ](#)

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل-صفحہ37

محدث فتویٰ